© rasailojaraid.com

جہاں تک سائنس اور مذہب کے نقطہ ہائے آغاز، اُن کے اساسی تصورات اور مقاصد کا تعلق ہے وہ بلاشبہ ایک دوسرے سے مختلف ہیں لیکن سائنس جس سمت آگے بڑھ رہی ہے اور حیات انسانی کے روحانی اور اخلاقی گوشوں کو جس طرح متاثر کرتی جارہی ہے اسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ سائنس اب مابعدالطبیعاتی اور اخلاقی مسائل پر بڑے جارحانہ انداز میں بحث کرتی ہے اور اپنی بے بسی کا اعتراف کرنے کے بجائے بڑے اعتماد کے ساتھ اس بات کا دعویٰ کرتی ہے کہ وہ زندگی کے سارے معاملات کو بطریق احسن حل کرنے کی قدرت رکھتی ہے اور اپنے ان دعووں کی صداقت میں یہ دلیل پیش کرتی ہے کہ دورِ حاضر میں کئی ایک قومیں جو کسی مذہب پر ایمان نہیں رکھتیں وہ ایک نئی اخلاقی قوت کی حیثیت سے اپنے وجود کو تسلیم کروا رہی ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ کتاب کے فاضل مصنف سائنس کے اس دعوے پر بھی غور فرما کر اس کا ابطال کریں گے۔

مذہب اور سائنس ایک نہایت بلند پایہ علمی کاوش ہے اور اس کی تصنیف و اشاعت کے لیے مصنف اور ناشر دونوں مبارکباد کے مستحق ہیں۔ علمی انحطاط کے اس دور میں جو حضرات بھی علم اور خصوصاً دینی علم کی شمع روشن کرنے کی کوشش کرتے ہیں اُن کی ہمت افزائی کی ضرورت ہے۔

کتاب کا معیار طباعت و کتابت عمدہ ہے۔

حیات سعد یعنی سیرت حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ	تالیف: جناب طالب ہاشمی ناشران: قومی کتب خانہ، ریلوے روڈ، لاہور۔ قیمت: نو روپے۔ صفحات ۲۶۴

زیر تبصرہ کتاب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس جلیل القدر اور خوش نصیب صحابی کا تذکرہ ہے جسے خود لسان رسالت نے اس کی زندگی ہی میں مغفرت اور جنت کی بشارت دے دی تھی۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ دار تھے ۱۹ برس کی عمر میں اسلام لائے۔ چونکہ ان کا گھرانہ قریش کے بعض دوسرے گھرانوں کی طرح اسلام کا سخت مخالف تھا اس لیے حضرت سعدؓ کو بھی اپنی خاندانی وجاہت کے باوجود کفار مکہ کے ظلم و ستم کا تختۂ مشق بننا پڑا لیکن ان کے پائے استقلال میں کوئی معمولی لغزش بھی نہ آئی۔ انہوں نے آزمائش اور ابتلا کے ہر دور کو بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کیا۔ شعب ابی طالب میں انہوں نے رضاکارانہ طور پر پیروانِ اسلام کے مصائب میں شرکت کی۔ حالانکہ یہ مقاطعہ صرف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بنی ہاشم کے لیے تھا۔ وہ اگر چاہتے تو اس کی زد سے بڑی آسانی کے ساتھ بچ سکتے تھے۔ انہوں نے جنگِ بدر میں بڑی جرأت کا مظاہرہ کیا لیکن جنگِ احد میں بہ پیکرِ استقامت جس جرأت انگیز قوتِ ایمانی کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لیے سینہ سپر ہوا وہ فدائیت اور رجحانِ نثاری کی نہایت ہی درخشاں مثال ہے۔ احادیث میں آتا ہے کہ حضرت سعدؓ کا جسم دشمنوں کی تیر اندازی سے لہولہان ہو گیا لیکن وہ حضورؐ اور دشمنوں کے مابین ایک ڈھال بن کر کھڑے رہے۔ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے کتنی محبت تھی اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خود اپنے ترکش سے تیر نکال نکال کر دیتے اور فرماتے: میرے ماں باپ تم پر فدا، تیر چلاتے جاؤ۔

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص ایک جری اور بہادر سپہ سالار ہونے کے علاوہ سیاسی اور اجتماعی معاملات میں بھی گہری بصیرت رکھتے تھے۔

یہ کتاب معلومات افزا ہونے کے علاوہ دلوں کو بھی گرمانے والی ہے۔ اس کے مطالعہ سے حق کی خاطر ایثار اور قربانی کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ فاضل مصنف نے اس کتاب کو اس انداز سے مرتب کیا ہے کہ اس میں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پاکیزہ زندگی کے حالات کے علاوہ اُس دورِ سعادت کا نقشہ بھی آگیا ہے جس میں اس قسم کی مقدس ہستیاں پیدا ہوئیں۔

انداز بیان دلکش اور رقت آمیز ہے۔ طباعت و کتابت عمدہ ہے۔

فلسفۂ ختمِ نبوت | تالیف: مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ۔

شائع کردہ: مسلم اکادمی وزیر پورہ سیالکوٹ۔ قیمت: ۳/- روپے صفحات: ۴۰

یہ کتابچہ مولانا سیوہاروی کا فکر انگیز مقالہ ہے جو انہوں نے قصص القرآن کی چوتھی جلد کے دوسرے ایڈیشن میں ایزاد کیا تھا۔ مسلم اکادمی سیالکوٹ نے اس موضوع کی افادیت کے پیشِ نظر اسے بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے۔ اس میں فلسفہ ختمِ نبوت کی وضاحت کے لیے وہی طرزِ استدلال اختیار کیا گیا ہے جو ڈاکٹر اقبال مرحوم نے اختیار کیا تھا کہ دنیا ترقی کرتے کرتے اس مقام پر پہنچ گئی تھی جہاں پوری نوعِ بشری ایک کنبہ کی حیثیت اختیار کر چکی تھی اس لیے اللہ تعالیٰ نے آخری نبی مبعوث فرما کر سلسلۂ نبوت اُن کی ذاتِ مقدس پر ختم کر دیا۔ یہ استدلال گو بظاہر بڑا وزنی محسوس ہوتا ہے لیکن اس سے ذہنوں کی پوری طرح تشفی نہیں ہوتی اور اس سلسلے میں سب سے اہم سوال

(باقی بر صفحہ ۴۸)

© rasailojaraid.com